بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم رشیلہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۴ تبوک ۱۳۴۴ ہش ۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۸۵ھ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۰۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۳ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ کل تکلیف نسبتاً زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

صدرِ مملکت کے قومی دفاعی فنڈ میں

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے ایک لاکھ روپے کی نقد ادائیگی

پاکستان کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے ایثار پیشہ احباب اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قومی دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی اپیل پر کہ اہلِ پاکستان قومی دفاعی فنڈ میں نہایت فراخ دلی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے قومی دفاعی فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ بھجوا دیا گیا ہے۔

نیز صدرِ مملکت کو یہ یقین بھی دلایا گیا ہے کہ انشاء اللہ العزیز پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے افراد قومی دفاع کی خاطر دیگر مطلوبہ قربانیوں کے ساتھ ساتھ حسب استطاعت مالی قربانیاں پیش کرنے میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

چنانچہ پاکستان کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے ایثار پیشہ افراد سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک موقعہ پر اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے صدرِ مملکت کے قائم کردہ قومی دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حسب استطاعت فوری طور پر زیادہ سے زیادہ رقوم اس فنڈ میں بھجوائیں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وطنِ عزیز کی حفاظت ہر شہری کا مقدس فرض ہے اس راہ میں کسی بھی مالی اعانت اور کسی بھی قربانی سے ہرگز دریغ نہیں ہونا چاہیئے۔ امید واثق ہے کہ جماعت احمدیہ کے فرض شناس اور ایثار پیشہ افراد اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیکر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ جماعتوں اور احباب کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدرِ مملکت کی طرف سے قومی دفاعی فنڈ کا قیام

بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی اپیل

راولپنڈی۔۔ مورخہ ۱۰ ستمبر کو صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے قومی دفاعی فنڈ قائم کیا ہے اور قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کی بہادر مسلح افواج کی امداد کے لئے نہایت فراخ دلی سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرکے اس فنڈ میں حصہ لیں۔

صدرِ مملکت نے اپنی اپیل میں فرمایا ہے ۔۔۔ "ہماری تاریخ کے اس انتہائی نازک مرحلہ میں جبکہ ہم ایک ظالم دشمن کے جابرانہ حملہ کے خلاف اپنے وطنِ عزیز کا دفاع کر رہے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو اپنا مفوضہ فرض ادا کرکے ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔

ہماری بہادر مسلح افواج میدان جنگ میں اپنے جوہر دکھا رہی ہیں قوم کو بھی اپنے تمام وسائل کو مجتمع کرکے اپنی مسلح افواج کا ہاتھ بٹانا چاہیئے اور ان کا حوصلہ بڑھانا چاہیئے۔ دن رات ہر لمحہ اور ہر لحظہ آپ میں سے ہر ایک کو خود اپنے دل سے یہ سوال کرنا چاہیئے کہ قومی دفاع کی جدوجہد میں میرا اپنا حصہ کیا ہے۔ آپ اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دے سکتے ہیں۔ فضول خرچی سے بچ کر پیداوار کو بڑھا کر اور کم خرچ کرکے بھی آپ قومی دفاع کی جدوجہد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ [illegible] وطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر کوئی مالی اعانت اور کوئی قربانی بھی بڑی نہیں کہلا سکتی۔ [illegible] بڑی سے بڑی قربانی بھی حقیر شمار ہونی چاہیئے۔ امداد کی جو پیشکش موصول ہو رہی ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۵ء

ابتلاؤں کا فلسفہ

اسلام ایک ہمہ گیر دین ہے وہ زندگی کے ہر پہلو میں ہماری مکمل راہ نمائی کرتا ہے۔ انسان کو زندگی میں ابتلاؤں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کا راستہ ہموار نہیں ہوتا بلکہ سینکڑوں کھائیاں اور گھاٹیاں اور دشوار گزار غاریں آتی ہیں۔ جن کو گزرے بغیر منزل مقصود حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس امر سے بھی آگاہ کیا ہے اور بتایا کہ ابتلاؤں اور آزمائشوں کا آنا ضروری ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئیے اللہ تعالےٰ نے ابتلاؤں کا فلسفہ چند الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ؕ وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔

یعنی ہم تم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ اور اے رسول تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔ جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے (گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ چاہتا تو انسان کو ایک حالت میں رکھ سکتا تھا۔ مگر بعض مصالح اور امور ایسے ہوتے ہیں کہ اس پر بعض عجیب و غریب اوقات اور حالتیں آتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہم و غم کی بھی حالت ہے۔ ان اختلافِ حالات اور تغیر و تبدیل اوقات سے اللہ تعالےٰ کی عجیب در عجیب قدرتیں اور اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

اگر دنیا بیک دستور ماندے
بسا اسرارہا مستور ماندے

جن لوگوں کو کوئی ہم و غم دنیا میں پہنچتا اور جو بجائے خود اپنے آپ کو بڑے ہی خوش قسمت اور خوشحال سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے بہت سے اسرار اور حقائق سے ناواقف اور ناآشنا رہتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسوں میں سلسلہ تعلیم کے ساتھ یہ بھی لازمی رکھا گیا ہے کہ ایک خاص وقت تک لڑکے ورزش بھی کریں۔ اس ورزش اور قواعد وغیرہ سے جو سکھائی جاتی ہے۔ سررشتہ تعلیم کے افسروں کا یہ منشا تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ان کو کسی لڑائی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اور لڑکوں کا وقت کھیل کود میں صرف کر دیا جاتا ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اعضاء جو حرکت کو چاہتے ہیں۔ اگر ان کو بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے تو پھر ان کی طاقتیں زائل اور ضائع ہو جائیں اور اس طرح پر اس کو پورا کیا جاتا ہے۔ بظاہر ورزش کرنے سے اعضاء کو تکلیف اور کسی قدر تکان ان کی پرورش اور صحت کا موجب ثابت ہوتا ہے اسی طرح پر ہماری فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ تکلیف کو بھی چاہتی ہے تاکہ تکمیل ہو جاوے اس لئے اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہی ہوتا ہے۔ جو وہ انسان کو بعض اوقات ابتلاؤں میں ڈال دیتا ہے۔ اس سے اس کی رضا بالقضا اور صبر کی قوتیں بڑھتی ہیں۔ جس شخص کو خدا پر یقین نہیں ہوتا۔ اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ ذرا سی تکلیف پہنچنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ اور وہ خودکشی میں آرام دیکھتا ہے۔ مگر انسان کی تکمیل اور تربیت چاہتی ہے۔ کہ اس پر اس قسم کی ابتلاء آویں اور تاکہ اللہ تعالےٰ پر اس کا یقین بڑھے"۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۱۹۹ و ۲۰۰)

اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتلایا ہے کہ ابتلا نہ آنے کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

لیکن جن کو تفرقہ اور ابتلا نہیں آتا۔ ان کا حال دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے۔ وہ بالکل دنیا اور اس کی خواہشوں میں منہمک ہو گئے ہیں۔ ان کا سر اوپر کی طرف نہیں اٹھتا۔ خدا تعالےٰ کا ان کو بھول کر بھی خیال نہیں آتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اعلےٰ درجہ کی خوبیوں کو ضائع کر دیا اور بجائے اس کے ادنےٰ درجہ کی باتیں حاصل کیں۔ کیونکہ ایمان اور عرفان کی ترقی ان کے لئے وہ راحت اور اطمینان کے سامان بھی پیدا کرتی۔ جو کسی مال و دولت اور دنیا کی لذت میں نہیں ہیں مگر افسوس کہ وہ ایک بچہ کی طرح آگ کے انگارہ پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی سوزش اور نقصان رسانی سے آگاہ نہیں۔ لیکن جن پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور جن کو ایمان اور یقین کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔۔۔

یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے نہیں خدا اس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتلاؤں کا وہی فلسفہ بتایا ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کی تکمیل بغیر ابتلاؤں میں سے گزرنے کے ہو ہی نہیں سکتی۔ اسلام انسانی زندگی کی تکمیل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس راستہ کے اصول و آداب بھی وضع فرما دیئے۔ انسانی قوتیں جو انسان کی فطرت میں اللہ تعالےٰ نے ودیعت کی ہوئی ہیں وہ بروئے کار نہیں آ سکتیں۔ اگر ان کے اظہار کا ہمیں کبھی موقعہ ہی نہ ملے اور یہ موقعہ ابتلا ہی ہم پہنچاتے ہیں۔ جس قوم کو اللہ تعالےٰ نے آگے زندگی میں سربلند کرنا ہوتا ہے۔ اس کو وہ نہایت حکمت کے ساتھ تربیت دیتا ہے۔ اس پر مصیبتیں اور ابتلا آتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ انسان کو دکھ دے کر خوش ہوتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ان ابتلاؤں سے وہ قوم کو صبر و استقلال کی مشق کرواتا ہے اور جو قوم ان میں سے سرخرو ہو کر نکلتی ہے۔ وہ اسی طرح کندن بن کر نکلتی ہے۔ جس طرح سونا آگ میں گھل کر نکلتا ہے مشہور شعر ہے کہ

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

اس کا مطلب یہی ہے کہ جو قوم ترقی چاہتی ہے۔ اس کو وہ چھ قسم کے ابتلا ضرور بھگتنے پڑتے ہیں۔ جن کا ذکر قرآن کریم کی آیات مندرجہ بالا میں کیا گیا ہے۔ یعنی ان پر خوف کی حالت بھی طاری کی جاتی ہے۔ دشمن ان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ جس سے ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ اور قوم کا ہر فرد چوکنا ہو جاتا ہے پھر ایسی حالت میں ان کے سامان ہائے ضرورت کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ ذرائع آمد و رفت کے مخدوش ہونے کی وجہ سے ضروریات بہم نہیں پہنچ سکتیں۔ جو لوگ مرغ پلاؤ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کو بھنے ہوئے چنے بھی میسر نہیں آتے۔ پانی روک دیا جاتا ہے۔ الغرض طرح طرح کی تنگیاں رزق میں آ جاتی ہیں۔ کئی کئی دن روزے سے رہنا پڑتا ہے۔ اسی طرح مالی نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اپنی جانیں نذر کرنی پڑتی ہیں۔ اور یہاں تک کہ ہماری محنت کے پھل یا دوسرے پھل بھی نصیب نہیں ہوتے۔ بظاہر یہ دکھ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت میں یہ صبر آزمائی اور استقامت پذیری کا ذریعہ ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب انسان ابتلاؤں میں پورا اترتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی برکتیں اس پر نازل ہوتی ہیں اگر انسان ان مصائب میں صبر کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو یاد آتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے اعلےٰ مقاصد کی طرف توجہ کرنے لگتا ہے۔ اور آخر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور کامیابی اور کامرانیوں کی برکات سے متمتع ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وبشر الصابرین

(اے رسول) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے:

جب مومنوں کو تکلیف دی جاتی ہے تو خدائے واحد خود آسمان سے اُتر آتا ہے

اور

لڑنے والوں کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورہ الشعراء کی آیات

الّذی خلقنی فھو یھدین ۝ والّذی ھو یطعمنی ویسقین ۝ واذا مرضت فھو یشفین ۝ والّذی یمیتنی ثمّ یحیین ۝ والّذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدّین ۝

کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

نے انہیں جواب دیا کہ تم مجھے ان معبودوں کی حالت تو بتاؤ جن کی تم پرستش کرتے چلے آئے ہو۔ یعنی تم بھی اور تمہارے پہلے باپ دادا بھی۔ تمہارے یہ سب معبود میرے دشمن ہیں سوائے ربّ العالمین خدا کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اگر یہ بُت اپنے اندر کوئی طاقت رکھتے تو کیا یہ سب مل کر مجھ اکیلے پر غالب نہ آجاتے اور مجھے تباہ و برباد نہ کر دیتے؟ اس جگہ عدوٌّ مفرد استعمال ہوا ہے جو ھم کی خبر کے طور پر آیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تھا کہ اعداءٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا جو جمع ہے۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ کبھی مبتداء کو جمع اور خبر کو مفرد لے آتے ہیں۔ چنانچہ اس سورۃ کے شروع میں ہی آتا ہے کہ

فقولآ انّا رسول ربّ العٰلمین۔

یعنی اے موسیٰؑ اور ہارونؑ! فرعون سے کہنا کہ ہم دونوں اپنے ربّ کے رسول ہیں حالانکہ موسیٰؑ اور ہارونؑ دو نبی تھے۔ اور بلحاظ ہر انّا رسول ربّک کی بجائے انّا رسولا ربّک کہنا چاہیئے تھا مگر وہاں رسولا ربّک کی بجائے انّا رسول ربّک اسی لئے کہا گیا ہے کہ عربی زبان میں یہ طریق کلام رائج ہے۔ چنانچہ عربی میں کہتے ہیں:۔

ھٰذان رسولی ووکیلی

وھٰؤلآء رسولی ووکیلی

(فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۶)

یعنی یہ دونوں میرے رسول اور وکیل ہیں اور یہ سب میرے رسول اور وکیل ہیں حالانکہ ھٰذان کے بعد رسولای آنا چاہیئے تھا یعنی یہ دونوں میرے رسول ہیں اور ھٰؤلاء کے بعد رسلی آنا چاہیئے تھا کہ یہ سب میرے رسول ہیں۔ مگر تثنیہ کی خبر میں بھی واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا اور جمع کی خبر میں بھی واحد کا صیغہ استعمال کیا گیا۔ پس یہ ایک مروّجہ عربی کا طریق ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

فانّھم عدوٌّ لّی الّا ربّ العٰلمین

کے متعلق

بعض لوگ سوال کیا کرتے ہیں

کہ یہاں پتھر کے بے جان بُتوں کو دشمن کیوں کہا گیا ہے۔ مفسّرین نے اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ یہاں قلب نسبت سے کام لیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح ہماری زبان میں یہ کہا جاتا ہے کہ پرنالہ چلتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ پرنالہ نہیں چلتا بلکہ پانی چلتا ہے اسی طرح یہاں کہا تو یہ گیا ہے کہ وہ میرے دشمن ہیں لیکن مُراد یہ ہے کہ میں ان کا دشمن ہوں۔ چنانچہ فرّاء نے یہی معنے کئے ہیں اور ان الفاظ کو مقلوب قرار دیا ہے لیکن میرے نزدیک اس جگہ مخالفوں کے عقیدہ پر تعریض کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ تم تو سمجھتے ہو کہ وہ معبود ہیں مگر میں ان کی عبادت نہیں کرتا اس لئے لازماً وہ میرے دشمن ہونگے سوائے ربّ العالمین خدا کے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ پس اب ہم دیکھ لیں گے کہ ربّ العالمین خدا میری مدد کر کے مجھے بچاتا ہے یا تمہارے معبود میری دشمنی کر کے مجھے ہلاک کرتے ہیں۔ اگر ان بتوں میں بھی کوئی طاقت ہے تو چاہیئے کہ یہ مجھے ہلاک کر دیں۔ لیکن وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بالکل بے بس ہیں اور ان میں کوئی طاقت نہیں۔ چنانچہ نتیجہ نے بتا دیا کہ ربّ العالمین خدا نے ابراہیمؑ کو بچا لیا اور اس کی قوم کے معبود اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ اسی طرح اس پیشگوئی کا یہ نتیجہ نکلا کہ یہودی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماننے والے تھے وہ کامیاب ہوگئے اور اُن کے دشمن تباہ ہوگئے۔

پھر ربّ العالمین کے الفاظ استعمال فرما کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ میں جس خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔

وہ ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے

مگر تمہارے معبودوں میں تو جان ہی نہیں انہوں نے کسی کی مدد کیا کرنی ہے؟ بے شک ربّ العالمین کے معنوں میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمارا خدا انسانوں کا بھی خدا ہے اور جانوروں کا بھی خدا ہے اور کیڑوں مکوڑوں کا بھی خدا ہے اسی طرح وہ عربوں کا بھی خدا ہے اور ایرانیوں کا بھی خدا ہے اور ہندوستانیوں کا بھی خدا ہے لیکن ربّ العالمین میں جن جہانوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ زمانہ کے لحاظ سے بھی ہو سکتے ہیں۔ پس اس کے ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں جس خدا کو پیش کرتا ہوں وہ ایک زندہ خدا ہے وہ آدمؑ کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا وہ نوحؑ کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا اور وہ میرے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا ہے اور بعد میں آنے والوں کا بھی خدا ہوگا۔ اور جو خدا آدم علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا اور نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا تھا۔ اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کا بھی خدا ہے اور بعد میں آنے والے لوگوں کا بھی خدا ہوگا صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک زندہ خدا ہے۔ اگر وہ زندہ خدا نہ ہوتا تو ہر زمانہ کے لوگوں کا کس طرح خدا ہو سکتا۔ پس ربّ العالمین کہہ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ میرا خدا ایک زندہ خدا ہے جس سے ہر زمانہ کے لوگ ویسا ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جیسے پہلے لوگ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں مگر تمہارے بُت نہ پہلے لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچا سکے اور نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ تم اپنے سارے معبودوں کو میری تباہی کے لئے اکٹھا کر لو اور ان کے آگے رو رو کر دعائیں کرو پھر دیکھو کہ

میرا ربّ العالمین خدا جیتتا ہے

یا تمہارے بُت فتح حاصل کرتے ہیں۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتایا کہ جس طرح ایک چھوٹا بچّہ جب اکیلا گلی میں سے گزر رہا ہوتا ہے اور گلی کے اوباش اور شریر لڑکے اس کو دق کرنے کے لئے اس پر حملہ کرتے ہیں تو ان کی آواز سنکر اس لڑکے کی ماں بے تاب ہو کر اپنے گھر سے باہر نکل آتی ہے۔ اسی طرح میرا ربّ العالمین خدا میرے ساتھ ہے۔ تم میری کتنی بھی مخالفت کرو اور مجھے کچلنے کے لئے خواہ انتہائی طاقت صرف کر دو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میرا خدا مجھے چھوڑ دے اور تمہارے بُت خدائے واحد پر غالب آجائیں۔ دُنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ۔ دُنیا کے بڑے سے بڑے مدبّر۔ دنیا کے بڑے سے بڑے لیڈر انسانی امداد پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں کے وقت کچھ انسان آگے آتے ہیں جو بعض دفعہ کامیاب ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ناکام۔ مگر جب کسی مومن کو تکلیف دی جاتی ہے تو

خدائے واحد خود آسمان سے اُتر آتا ہے

اور وہ لڑنے والوں کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہے اور یہ ایک بہترین انعام ہے جو کسی قوم یا فرد کو حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی انعام ہے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی انعام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور

آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہی انعام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا۔ اور یہی انعام ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو حاصل ہوا کہ ایک زندہ خدا اور طاقت ور خدا ان کے ساتھ تھا۔ اور جب بھی دشمن حملہ آور ہوتا تھا خدا آسمان سے اُتر کر ان کے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور وہ ان کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کرتا تھا اور اس کا یہ پیار اتنی قیمتی چیز تھا کہ اگر جائز ہوتا تو انسان تمنّا کرتا کہ لوگ میری اور بھی دشمنی کریں تاکہ میرے خدا کی محبت میرے لئے اور زیادہ جوش مارے مگر اسلام نے ایسی خواہش سے منع کر دیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لا تتمنّوا لقاء العدوّ

(بخاری کتاب التمنّی)

اے مومنو! تم کبھی دشمن کے حملہ کی تمنّا نہ کرو۔ آخر ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس فقرہ کے معنے کیا ہیں؟ کون ہے جو دشمن کے حملہ کی تمنّا کیا کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں تک لڑائی کا تعلق ہے۔ جہاں تک مرنے کا تعلق ہے۔ جہاں تک تکالیف کا تعلق ہے کوئی شخص بھی دشمن کے حملہ کی تمنّا نہیں کر سکتا۔ مگر

مسلمان ایسی حالت میں تھے

کہ ان کے دل اسی نکتہ کے ماتحت جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے بعض دفعہ خواہش کر سکتے تھے کہ کاش ہمارا دشمن ہم پر حملہ کرے تاکہ ہمارا خدا پھر ہماری مدد کے لئے ہمارے پاس آ جائے۔ پس صرف یہی وجہ تھی جس کو مدّنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! جب دشمن تم پر حملہ کرتا ہے تو خدا تمہارے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ بات تمہیں اتنی لذیذ معلوم ہوتی ہے اور تمہیں اس میں اتنا مزا آتا ہے کہ جب دشمن حملہ چھوڑ دیتا ہے تو تم کہتے ہو۔ کاش ہمارا دشمن ہم پر پھر حملہ کرے تا ہمارا خدا پھر ہمارے پاس آ جائے۔ مگر یہ خواہش جہانتک عشق کا سوال ہے وہاں تک تو درست ہے لیکن الٰہی حکمتوں اور منشاء کے خلاف ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے ادب کے لحاظ سے ایسی خواہشات مت کیا کرو۔ ہاں جب دشمن تم پر خود بخود حملہ کرے گا اور

تمہارا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہوگا تو یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہیں چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ دائمی سنت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی بھی مدد کرتا ہے اور ان لوگوں کی تائید کے لئے بھی اپنے نشانات دکھاتا ہے جو ان رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پس

فانّھم عدوٌّ لّی الّا ربّ العالمین

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اسی سنّتِ قدیم کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمہارے یہ سب بُت جن کے سامنے تم اپنی ناکیں رگڑتے ہو میرے دشمن ہیں اگر ان میں کوئی طاقت ہے تو میرے ربّ العالمین خدا کے مقابلہ میں جو ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے مجھے نقصان پہنچا کر دکھائیں۔ یقیناً تمہارے بُت ناکام رہیں گے اور میرا ربّ العالمین خدا ہمیشہ میرا ساتھ دے گا۔

اسی طرح ربّ العالمین کے الفاظ میں

یہ پیشگوئی بھی مخفی تھی

کہ یہ دین آخر ایک عالمگیر صورت اختیار کر لے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا نبی مبعوث ہوگا جو ساری دنیا کی طرف ہوگا اور جس کی فیض رسانی کے دائرہ سے کوئی متنفس بھی باہر نہیں رہے گا۔

پھر فرماتے ہیں

الّذی خلقنی فھو یھدین۔

ربّ العالمین خدا وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور اس کے نتیجہ میں لازماً وہ تمام خطرات اور حوادث سے بچاتے ہوئے مجھے منزلِ مقصود پر پہنچائے گا۔ اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے گا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پیدا کرے اور ایک مقصدِ عظیم کے لئے کھڑا کرے اور پھر اپنی محبت کا ہاتھ پیچھے ہٹا لے اور مجھے حوادث کا شکار ہونے دے۔ اس کی صفت خلق اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کامیابی بھی اسی کی طرف سے آئے کیونکہ جو ہستی اپنے معرضِ وجود میں آنے کے لئے دوسرے کی محتاج ہے وہ ترقی کے وسائل اور ذرائع بھی خود بخود مہیا نہیں کر سکتی بلکہ اس کے لئے بھی وہ اپنے خالق کی ہی محتاج ہوگی۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے

جیسے مَیں اگر کوئی مکان بناؤں تو جب تک مَیں اس میں دروازے نہ لگاؤں۔ جب تک مَیں اس میں کھڑکیاں نہ رکھوں۔ جب تک مَیں اس میں طاقچے اور روشندان نہ بناؤں اس وقت تک اس مکان میں نہ دروازہ لگ سکتا ہے نہ کھڑکی لگ سکتی ہے نہ طاقچہ اور روشندان بن سکتا ہے کیونکہ وہ میرا مکان ہے اور مَیں نے ہی اسے بنایا ہے۔ اسی طرح جب انسان کو ربّ العالمین خدا نے پیدا کیا ہے تو ربّ العالمین خدا ہی جب تک اس کی مادی اور روحانی ترقی کے سامان مہیا نہ کرے اس وقت تک وہ جسمانی اور روحانی طور پر کیسے ترقی کر سکتا ہے۔ ان الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جہاں اپنی قوم کو اپنے غلبہ اور ترقی کی خبر دی ہے اور اپنے اس یقین محکم کا اظہار کیا ہے کہ

میرا خدا مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا

بے شک میرا چچا مجھے چھوڑ دے میرے بھائی مجھے چھوڑ دیں میرے دوست مجھ سے الگ ہو جائیں میری قوم مجھ سے کنارہ کر لے پھر بھی ربّ العالمین خدا جس کے کنارِ عاطفت میں مَیں نے اپنی زندگی بسر کی ہے اور جس کی گود میں مَیں نے پرورش پائی ہے مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا اور ہمیشہ مجھے عزت اور کامیابی اور غلبہ بخشے گا وہاں آپ نے اپنی قوم کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہیں اپنی پیدائش کے مقصد پر غور کرنا چاہیئے اور اپنی زندگی کو رائیگاں نہیں کھونا چاہیئے۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم)

حوادث سے کبھی مومن کو گھبرانا نہیں آتا

حوادث سے کبھی مومن کو گھبرانا نہیں آتا
اُسے حرمان و مایوسی کو اپنانا نہیں آتا

نرالی شان ہے گلہائے گلزارِ محمدؐ کی
کہ ان کو دشت و صحرا میں بھی مُرجھانا نہیں آتا

عمل احکامِ مولیٰ پر جو پہلے خود نہیں کرتا
اُسے احکام وہ غیروں کو پہنچانا نہیں آتا

غم و اندوہ ہم کو صبر سے سہنا تو آتا ہے
مگر یاس و الم میں گھٹ کے مر جانا نہیں آتا

ہمارے کام سب اللہ کے منشاء سے ہوتے ہیں
کبھی اپنے کئے پر ہم کو پچھتانا نہیں آتا

سنبھل سکتے ہیں ہم ٹکرا کے طوفاں خیز موجوں سے
مگر ناکامیوں میں ٹھوکریں کھانا نہیں آتا

نہ کرنا یا الٰہی غیر کا محتاج تُو ہم کو
ہمیں غیروں کے آگے ہاتھ پھیلانا نہیں آتا

جو تیرے نام پر آ کر طلب کرتا ہے کچھ ہم سے
ہمیں ایسے کو خالی ہاتھ لوٹانا نہیں آتا

زہے قسمت دلِ صدیقِ مسکیں کو محبت میں
تڑپنا ہی فقط آتا ہے تڑپانا نہیں آتا

(محمد صدیق امرتسری از سنگاپور)

مسئلۂ کشمیر — اور — بھارت کا جارحانہ حملہ

از مکرم عبداللہ صاحب گیانی

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد اس نوزائیدہ مملکت کو تنگ دل بھارتی ہندوؤں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے بہت سے اہم اور نازک مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔ من جملہ ان کے کشمیر کا تنازعہ بھی ہے۔ کیونکہ یہ متعصب ہندو لیڈروں کی مسلم دشمنی کا آئینہ دار ہے اور اب تو ہندسرکار کے لیڈر بالکل بوکھلا گئے ہیں اور انہوں نے نتائج سے بے پرواہ ہو کر اپنے اسلحہ اور فوج کے گھمنڈ میں پوری طاقت اور قوت سے پاکستان پر جارحانہ حملہ کر دیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بیسویں صدی کے ان کوروؤں کو پاکستان کے جانباز اور بہادر سپاہیوں نے چند دنوں میں ہی وہ سبق سکھا دیا ہے کہ بھارتی جنگ بازوں کے طوطے اڑ گئے ہیں تاہم اس جارحانہ اور وحشیانہ حملہ نے ہندو لیڈروں کے اس بغض کو بالکل ظاہر کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں روز اول سے ہی پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف چلا آ رہا ہے۔ شروع سے ہی ہندوستان کے ہندو بھارت کی ترقی مسلمانوں کے خاتمہ میں یقین کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں جبکہ ابھی مسلم لیگ نے پاکستان کا ریزولیوشن بھی پاس نہیں کیا تھا۔ ایک بھارتی ودوان نے تنگدل ہندوؤں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

ہندو یونیورسٹی کے کئی گریجوایٹ میرے دوست ہیں ان کا یہ پختہ یقین ہے کہ ہمارے ملک کی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ مسلمان یہاں آباد ہیں یا تو سب مسلمانوں کو ہندو بنا لیا جائے یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔

(ترجمہ از رسالہ پھلواڑی جولائی ۱۹۳۲ء)

کشمیر کا تنازعہ بھی دراصل ہندوؤں کے مسلم کشی کے پروگرام کی ہی ایک شق ہے ورنہ یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ جس اصول کی بناء پر ہند کی تقسیم ہوئی تھی اور پاکستان وجود میں آیا تھا۔ اسی کی بناء پر کشمیر پاکستان کا لازمی حصہ تھا۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کو ٹھوس اکثریت حاصل تھی۔ چنانچہ مشہور کالی لیڈر جناب ماسٹر تارا سنگھ جی نے ایک مرتبہ بیان کیا تھا کہ:۔

"جس اصول کی بناء پر کانگرس نے تقسیم تسلیم کی ہے اور ملک کو تقسیم کروایا ہے۔ اس کی بناء پر کشمیر پاکستان کا ہے کیونکہ وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے"

(ترجمہ از رسالہ سنت سپاہی اپریل ۱۹۵۲ء)

چونکہ بھارتی حکمران شروع سے ہی پاکستان کے خلاف تھے اور کبھی بھی انہوں نے ملک کی اس تقسیم کو صدق دل سے تقسیم نہیں کیا تھا اور وہ اندر ہی اندر اکھنڈ ہندوستان کے ناپاک منصوبے بنانے کے درپے تھے اور ان کے عوام تو برملا یہ کہتے تھے کہ:۔

ہندی ہندو ہندوستان
توڑ کے چھوڑیں گے پاکستان

(ترجمہ از رسالہ نوباں قیمتاں مارچ ۱۹۴۹ء)

اس لئے انہوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور تنازعہ کشمیر بھی اصل میں بھارتی ہندوؤں کی ان ناپاک کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ اس ۱۷، ۱۸ سال کے عرصہ میں بھارتی ہندوؤں نے مسلم اکثریت کے اس علاقہ کو ہتھیانے کے لئے ہر قسم کے مکرو فریب سے کام لیا۔ کبھی مہاراجہ ہری سنگھ جی سے ہندو ازم کا واسطہ دے کر الحاق کا اعلان کروا دیا۔ کبھی سلامتی کونسل کا دروازہ جا کھٹکھٹایا۔ کبھی کشمیر اسمبلی کا ڈھونگ رچایا کبھی شیر کشمیر شیخ عبداللہ کو وزارت عظمیٰ کی کرسی پیش کی اور کبھی جیل کی سلاخوں میں بند کیا۔ الغرض جو حربہ انہوں نے چاہا استعمال کیا۔ مگر وہ کشمیر کو ہتھیانے میں کامیاب نہ ہو سکے بھارتی لیڈروں کو کشمیر سے کیوں دلچسپی رہی اس کی وجہ ایک بھارتی ودوان نے یہ بیان کی ہے کہ:۔

"ہندسرکار کو نہ تو کشمیری ہندوؤں کا درد ہے اور نہ کشمیری مسلمانوں سے کوئی خاص دوستی ہے ہندسرکار تو اپنے وقار میں اضافہ۔ اپنے فسادی عنصر کو مطمئن کرنا۔ اور ہمسایہ ملک پاکستان سے زیادہ مضبوط جگہ پر پاؤں جمانا چاہتی ہے"

(ترجمہ از پریت لڑی ستمبر ۱۹۵۱ء)

ایک بھارتی ودوان کے مندرجہ بالا اقتباس سے یہ امر واضح ہے کہ ہندسرکار نے کشمیر ایسے مسلم اکثریت کے علاقہ کو محض اس لئے ہتھیانے کی کوشش کی کہ وہ اس طرح پاکستان سے زیادہ مضبوط جگہ پر پاؤں جما سکے گی اور پاکستان کو اپنے نرغہ میں لے سکے گی —— ورنہ اسے نہ تو کشمیری ہندوؤں کا کوئی درد ہے اور نہ کشمیری مسلمانوں سے کوئی دوستی۔

اس سلسلہ میں یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ بھارت کے "اہنسا کے اوتار" اور "امن کے دیوتا" گاندھی جی نے بھی کشمیر کو ہتھیانے میں ہندسرکار کا پورا پورا ساتھ دیا اور یہاں تک کہ انہوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنا مسلمہ اصول عدم تشدد بھی قربان کر دیا جب ہندسرکار کی طرف سے پہلی مرتبہ کشمیری مسلمانوں کی آزادی سلب کرنے کے لئے فوج کشی کی گئی تھی اس کی تائید گاندھی جی نے ہی کی تھی۔ چنانچہ پنڈت جواہر لال نہرو جی نے خود اس کا اعتراف کیا تھا جیسا کہ بھارتی اخباروں کا بیان ہے کہ:۔

"ہندوستانی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی کہا ہے کہ جب ہندوستانی فوجیں جموں اور کشمیر بھیجی گئیں تو اس وقت حکومت ہند کو اس کام میں مہاتما گاندھی جی کی بھی تائید حاصل تھی"

(شیر پنجاب دہلی گورونانک ۱۹۵۸ء)
(نواں ہندوستان دہلی ۵ مئی ۱۹۶۲ء)

کسی قوم کی دشمنی بسا اوقات انسان کو اندھا کر دیتی ہے اور وہ اپنے مسلمہ اصول بھی ترک کر دیتا ہے۔ گاندھی جی اپنی تمام عمر عدم تشدد کا راگ الاپتے رہے اور دوسروں کو تشدد کا مقابلہ تشدد کے ذریعہ کرنے سے روکتے رہے اور ان کے عدم تشدد کے یہ درس صرف بھارت کی حد تک ہی محدود نہ رہے۔ بلکہ غیر ممالک کے لوگوں کو بھی یہی اپدیش دیتے رہے۔ چنانچہ جب ہٹلر انگلستان پر بے پناہ بمباری کر رہا تھا۔ بھارت کے اس "اہنسا کے اوتار" نے انگریزوں کو یہ تلقین کی تھی وہ ہٹلر کی فوجوں کا مقابلہ تلوار سے کرنے کی بجائے عدم تشدد کے ہتھیار سے کریں۔ مگر ہندوستان کا یہ مشہور و معروف لیڈر بھی مسلم دشمنی میں اس حد تک بڑھ گیا کہ اس نے اپنا عدم تشدد کا اصول خود ہی پاؤں تلے روند ڈالا اور ہندسرکار کی اس امر میں پوری تائید کی کہ وہ فوجی طاقت سے کشمیر کو ہتھیا لے۔

آج پھر بھارت کے جنگ باز حکمران پاکستان سے برسر پیکار ہیں اور انہوں نے اسلحہ کی بہتات اور فوجوں کی کثرت کے نشہ میں مست ہو کر تمام بین الاقوامی قوانین اور اخلاق بالائے طاق رکھ دئے ہیں اور بغیر اعلان جنگ کئے پاکستان پر جارحانہ حملہ کر دیا ہے۔ بھارتی سورماؤں نے میدان جنگ میں جس طرح بھاری اسلحہ کی موجودگی میں پاکستان کے جانباز سپاہیوں کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست کھائی ہے اس نے پھر ایک مرتبہ دنیا پر یہ واضح کر دیا ہے کہ کسی لڑائی کو جیتنے کیلئے محض فوجوں اور اسلحہ کی کثرت ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے حق و صداقت۔ اور بہادری و شجاعت لازمی ہے۔ خود ہندو تاریخ بھی اس کی تائید کرتی ہے جیسا کہ مہابھارت کی لڑائی کا واقعہ ہے اس لڑائی میں بھی کم تعداد پانڈوؤں نے بہت بڑی طاقت کے لوگوں کوروؤں پر فتح حاصل کی تھی۔ کیونکہ حق پانڈوؤں کے ساتھ تھا

۱۹۵۱ء میں خاکسار نے بھارت کے ایک ماہوار رسالہ پریت لڑی کے ایڈیٹر صاحب سے کشمیر کے متعلق گفتگو کی بناء پر کچھ تحریری تبادلہ خیالات کیا تھا جس کے بعض اقتباسات اسی رسالہ نے ان دنوں میں شائع کئے تھے چنانچہ انہوں نے خاکسار کے ایک اقتباس کو مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع کیا تھا کہ:۔

"پاکستانی بھائی نے بھی بڑے شہیدی انداز میں اس بارہ میں بیان کیا ہے کہ:۔

"ہم بھارت کو فوجی طاقت سے کشمیری مسلمانوں کو غلام بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اب ہمارا یہ دو ٹوک فیصلہ ہے کہ یا تو کشمیری مسلمان بھی اپنی قسمت کے خود مالک ہونگے۔ یا ہم بھی مر مٹیں گے یہ بھی یاد رکھیں کہ میں یہ دھمکی نہیں دے رہا بلکہ ایک حقیقت ظاہر کر رہا ہوں کہ بیسویں صدی کے بھارتی کوروؤں کا وہ حال ہوگا کہ دنیا پچھلے مہابھارت کو بھول جائے گی۔ اب امن یا لڑائی بھارت کے اپنے وطیرہ پر منحصر ہے"

(ترجمہ از رسالہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۵۱ء)

چنانچہ چند دنوں کی لڑائی میں ہی پاکستان کے جانباز سپاہیوں نے مہابھارت کی جنگ کو ماند کر دیا ہے اور آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا ہماری قوم حق پر ہے ہمارا خالق اور مالک ہمارے ساتھ ہے اور ہم اپنے رب العزت سے یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ آخر کار حق کو ہی فتح دے گا۔ اور اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی ہر میدان میں مدد کرے گا۔ بے شک ہم کمزور ہیں ہم تھوڑے ہیں۔ مگر ہمارا رب العزت بہت بڑی طاقتوں کا مالک ہے۔ اس نے ہمیشہ حق کو ہی فتح دی ہے۔

شکل تبدیل ہو سکتی ہے

سوکھے ہوئے۔ کمزور ہڈیل اور بے ڈھنگے اعضاء والے جھریاں دار پچے جن کا رنگ زرد دار نت گھلا، سر ڈے آنکھیں دھنسی ہوئی اور گال پچکے ہوئے ہوتے ہیں "بے بی ٹانک" کے استعمال سے صحت مند اور توانا ہو کر گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھتے ہیں بڑی شیشی ۳۱ چھوٹی ۴۴/ ادرجن ۲۵۹۲/ ۱۱/
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

فیروزہ بیگم مرحومہ

(مکرم محمد ذکاء اللہ خانصاحب بی اے کراچی)

میری آپا فیروزہ بیگم اہلیہ مولوی نعمت اللہ خاں صاحب گوہر مرحوم مولوی محمد رمضان صاحب گجرانوالہ کی بیٹی تھی اپنے باپ کی پہلی اولاد کے سبب ان کو بہت پیاری تھی ان کی شادی مولوی صاحب کے ہمراہ ہوئی مولوی صاحب کی پہلی بیوی سے تین بچے تھے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا۔ عبدالرحمٰن صاحب شاکر چھوٹی عمر کے تھے۔ مرحومہ نے ان تینوں کی پرورش اپنے حقیقی بچوں کی طرح کی بلکہ جوانی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عمر کا زیادہ حصہ قادیان میں ان بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے گذارا۔ مولوی صاحب قادیان سے باہر مختلف جگہ ملازمت کرتے رہے۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب کے بعد مولوی صاحب بیکار ہو گئے۔ مگر مرحومہ نے ملازمت اور دستکاری کی مدد سے مولوی صاحب کی خدمت کی۔ لاہور میں ایک چھوٹی سی بغیر صحن کے کوٹھڑی میں باقی حصہ عمر کا گذار دیا ایسی بے سرو سامانی میں بھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے خصوصاً اپنے بھائی کی مدد کی۔ آپ کا اپنے سوتیلے بچوں سے ایسا اچھا سلوک تھا کہ کوئی معلوم نہیں کر سکتا کہ مرحومہ سوتیلی ماں ہے یا سگی۔ کافی عرصہ تک آپ کے اولاد نہ ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا دیا اس کا نام نسیم احمد ہے بڑھاپے کی اولاد اور خاوند کی بیکاری نے ہمت کو کمزور نہیں کیا بچے کی تعلیم کے لئے کبھی سکول اور کبھی ہسپتال کی ملازمت کر کے اسکو بی اے پاس کرا دیا مولوی صاحب تو وفات پا گئے۔ نسیم احمد ریلوے میں گارڈ ہیں۔ اب جبکہ نسیم احمد کی شادی کا ارادہ تھا۔ تو مرحومہ کی زندگی ختم ہو گئی۔ ۶ جولائی ۱۹۶۵ء کو بیمار ہوئیں اور ۷ کی صبح فوت ہو گئیں موصیہ تھیں ربوہ میں دفن ہوئیں میری خوشدامنہ تھیں میرے ساتھ ان کو بڑی محبت تھی۔ میرے ہاں کثرت سے میری بیوی کے ہر بچہ کی پیدائش کے وقت موجود ہوتیں بڑی صابرہ۔ نیک۔ مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے والی نمازی اور قرآن پڑھنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(م ۴)

حیدرآباد

۲ ستمبر سنہ ۶۵ء بروز جمعرات یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد حیدرآباد میں ۷½ بجے رات جماعت احمدیہ حیدرآباد کا ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے ادا فرمائے۔ جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم عبدالباسط صاحب صدیقی نے فرمائی۔ اس کے بعد مبشر احمد صاحب گوندل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ منظوم کلام پڑھا۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر فرمائی اور آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور ارفع اور اعلیٰ مقام پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "اسلام افریقہ میں" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح مغربی اقوام افریقہ پر بالجبر مسلط ہو چکی تھیں اور مسلمان کس مپرسی اور ادبار کا شکار ہو چکے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو توفیق بخشی کہ اس نے تبلیغی جہاد کا علم بلند کیا۔ جگہ جگہ اسلامی مرکز قائم کئے۔ قرآن کریم کا ترجمہ وہاں کی زبان میں کر کے شائع کیا۔ پادریوں کے اعتراضات کا رد کر کے اسلام کا پاکیزہ اور نورانی چہرہ ظاہر کیا۔ مساجد قائم کیں۔ آج یہ حالت ہے کہ عیسائی ہمدرد تسلیم کر چکے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں اگر ایک شخص وہاں عیسائی ہوتا ہے تو دس مسلمان ہوتے ہیں۔ حالات کا رخ بدل چکا ہے اور اسلام کی تازگی کے دن نزدیک سے نزدیک تر آ رہے ہیں

اس کے بعد صاحب صدر نے مختصراً تقریر فرمائی اور تلقین فرمائی کہ آیت ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ کے مطابق ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور کامل فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ ہماری کامیابی کا یہی راستہ ہے۔ ساڑھے ۱۰ بجے شب جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ (فضل الرحمٰن حیدرآباد)

مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

کرونڈی ضلع خیرپور

جماعت احمدیہ کرونڈی نے مورخہ ۳۰ جولائی بروز جمعہ شام چھ بجے ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بڑے بڑے زمیندار اور معززین تشریف لائے۔ مکرم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے جماعت احمدیہ کی افریقہ اور غانا میں تبلیغی مساعی سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جماعت کے ذریعہ دنیا میں عظیم روحانی انقلاب کی بنیاد رکھ کر اس پر تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ آپ نے حضرت مولانا نیر صاحب رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لیکر اپنے وقت کی مساعی اور ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جو انہیں تبلیغ کے رستہ میں پیش آئیں۔ آپ نے بتایا کہ میرے تین سالہ قیام میں تیرہ سو افراد نے حق قبول کیا۔ اس وقت غانا میں دو صد (۲۰۰) احمدیہ مساجد موجود ہیں اور متعدد اسکول اور کالج جماعت کی طرف سے وہاں قائم ہیں۔ جماعت احمدیہ سے پہلے عیسائی مشن وہاں قائم تھے۔ جو سارے افریقہ کو عیسائی بنانے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت وہاں سے بھاگ رہی ہے اور اسلام کی قدم قدم پر اللہ تعالیٰ تائید و نصرت فرما رہا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت صرف گھانا کی جماعت کا بجٹ چار لاکھ روپے سالانہ ہے۔ اخبار بھی شائع ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی جماعت کی طرف سے شائع کر کے وہاں بھیجے گئے ہیں اور یہ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا کارنامہ ہے۔ یہ تقریب جو قریباً پونے دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ بہت کامیاب رہی۔ الحمدللہ

شریف احمد ڈیرھوی قائد خدام الاحمدیہ
کرونڈی ضلع خیرپور

چک $\frac{225}{E.B}$ ضلع منٹگمری

مورخہ ۲۶/۸/۶۵ بروز جمعرات بعد نماز عشاء ساڑھے آٹھ بجے جماعت احمدیہ چک $\frac{225}{E.B}$ ضلع منٹگمری کا جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں مولوی محمد صدیق صاحب مربی ضلع منٹگمری نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ لطیف احمد صاحب شاہد مربی منٹگمری، مکرم محمد ابراہیم صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے تقریریں کیں بعد ازاں مکرم برکت اللہ صاحب محمود نے قرآن پاک ظاہری اور باطنی حفاظت پر پُرتاثیر تقریر فرمائی۔

ماسٹر عبدالعزیز پریذیڈنٹ چک $\frac{225}{E.B}$ خاص ضلع منٹگمری۔

چک $\frac{285}{E.B}$ ضلع منٹگمری

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء کو بعد از نماز عشاء جماعت احمدیہ چک $\frac{285}{E.B}$ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ منٹگمری نے ادا کئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اس کے بعد مولوی ابراہیم صاحب مبلغ افریقہ نے "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر اور آخر پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ اور موجودہ حالات کے پیش نظر تمام اہل پاکستان کو متحد اور متفق ہو کر پاکستان کے استحکام کے لئے کام کرنے کی تحریک کی۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود چک $\frac{285}{E.B}$ نزد عمر بور بنگلہ۔ ضلع منٹگمری

احمد آباد اسٹیٹ

مورخہ ۲۸/۶/۶۵ کی شب بوقت ۸½ بجے بمقام ہیڈ کوارٹرز احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ میں ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ مکرم رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ اور مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب نے تقاریر کیں۔ حاضرین میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب کی بھی کافی تعداد تھی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جملہ حاضرین جلسہ کے لئے طعام کا انتظام بہت اچھا تھا۔ خاکسار کے ساتھ مکرم حافظ عبدالواحد صاحب نے ہر قسم کا پورا پورا تعاون کیا۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے کھانے کے انتظام میں غیر از جماعت احباب نے بھی بخوشی تعاون کیا۔ اور چندہ بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

(خاکسار محمد یوسف احمد آباد اسٹیٹ سندھ)

(۶۶)

مخلصین جماعت کے لئے ماہ ستمبر کی اہمیت

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہجری شمسی سن کا اجراء فرمایا تھا۔ اس کے نویں مہینے کا نام ماہ تبوک ہے جو عیسوی شمسی سال کے ماہ ستمبر پر منطبق ہوتا ہے۔ اس مہینہ میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک پیش آیا۔

تاریخ اسلام بتلاتی ہے کہ مسلمانوں سے جنگ موتہ کا انتقام لینے کے لئے غسانی بادشاہ نے ایک عظیم الشان لشکر تیار کیا تھا۔ اسے ہرقل قیصر روم کی امداد بھی حاصل تھی۔ غرض یہ تھی کہ مدینہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کمزور کر دے۔ اس کے تدارک کے لئے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قبائل کو پہنچنے کے ارشادات صادر فرمائے چنانچہ جب اسلامی لشکر تمام اطراف سے جمع ہو گیا تو اس کے لئے زادِ راہ کو مسئلہ حل کرنا ضروری تھا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چندہ کی اپیل فرمائی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حتی المقدور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنا تمام تجارتی مال جسے آپ بطور سرمایہ ساتھ لے کر شام کی طرف روانہ ہونے والے تھے چندہ میں دے دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کُل اثاث البیت پیش کر دیا۔

مناسب تیاری کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جب مسلمانوں کا یہ لشکر جرار جو تیس ہزار فدائیوں پر مشتمل تھا چشمہ تبوک پر پہنچا تو دشمن اس قدر مرعوب ہو گیا کہ وہاں پر بیس روز کے قیام کے باوجود کوئی مقابلہ پر نہ آیا چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد قیام امن تھا۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کا تعاقب نہ فرمایا۔ اس اثناء میں بعض چھوٹی چھوٹی عیسائی حکومتوں سے معاہدات عمل میں آئے جب اس علاقہ میں امن وامان کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہو گیا تو آپ نے لشکر کو واپسی کا ارشاد فرمایا۔

مجاہدین تحریک جدید کے لئے ایک آئین سبق

جماعت احمدیہ کے لئے بالخصوص تحریک جدید کے مجاہدین دفتر اول۔ دفتر دوم کے لئے اس ایک ہی غزوہ میں جو کہ نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے بے شمار قیمتی اسباق مضمر ہیں۔ ان میں سے ایک زرّیں سبق مالی قربانی کا ہے۔ جسے مخلصین جماعت کو جنگ تبوک کی نسبت سے ماہ ستمبر میں خاص طور پر پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جماعتوں سے درخواست کی گئی ہے اشاعت اسلام کے جہاد کے لئے جنگ تبوک کی سی قربانیاں پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور جلد از جلد تمام اکناف عالم میں اسلام کا بول بالا ہو جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجلۃ الجامعہ
شمارہ ۷ عنقریب شائع ہو رہا ہے
ملنے کا پتہ:-
جامعہ احمدیہ ربوہ
قیمت سالانہ -/۶ فی شمارہ ۱-۵۰

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

(۱)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی ۲۲، ۲۳، ۲۴ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ کے اجتماع کے ساتھ ہی منعقد ہوگا۔ تمام لجنات کو ہدایات بھجوا دی گئی ہیں براہ مہربانی ابھی سے لجنہ کی ممبرات اور ناصرات کی ممبرات تیاری شروع کر دیں۔

ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کی طرف سے کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہو نمائندگان لجنہ وزائرات لجنہ کے پاس ان کی صدر لجنہ کی طرف سے تحریر موجود ہو کہ فلاں فلاں نام کی ممبرات ہماری لجنہ کی طرف سے نمائندہ ہونگی۔ اسی طرح ناصرات کی سیکرٹری بھی مقامی صدر کی تحریر لے کر آئیں کہ فلاں فلاں نام کی ناصرات اجتماع میں شامل ہونے کے لئے آ رہی ہیں۔

اسی طرح امسال ہماری یہ تجویز ہے کہ ہر لجنہ اپنے نمائندگان اور زائرات کے لئے بیج تیار کروائے اور صبح سات بجے سے شام ۸ بجے تک اپنے بازو پر لگائے رکھے تاکہ لجنہ مرکزیہ کو باہر کی ممبرات کو شناخت کرنے میں آسانی رہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۲

لجنہ مرکزیہ ربوہ ایف اے میں کامیاب طلباء طالبات کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے۔ نیز ان کے والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس خوشی کے موقعہ پر حسب توفیق کچھ نہ کچھ چندہ خدمت خلق کی مد میں ضرور دیں۔ سیکرٹریان مال کو اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

ہمارا مالی سال عنقریب ختم ہو رہا ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء سے پہلے پہلے تمام چندہ جات مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ۱۰ اکتوبر کے بعد وصول ہونے والے چندہ جات اس مالی سال میں شمار نہ ہو سکیں گے۔ چندہ بھجواتے ہوئے لجنات کو واضح کرنا چاہیئے کہ کس ماہ کا اور کس مد کا چندہ بھجوایا جا رہا ہے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دارالرحمت شرقی ربوہ میں دوسری مسجد کی تعمیر

دارالرحمت شرقی ایک وسیع محلہ اور شہر کے تقریباً وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک آباد ہو چکا ہے اور اس محلہ کے باشندوں کے لئے قبل ازیں اس کے شمالی حصہ میں ایک مسجد تعمیر کی جا چکی ہے لیکن محلہ کی حدود کی وسعت اور پھیلاؤ نیز نمازیوں کی سہولت کے لئے اس محلہ کے دوسرے حصہ میں بھی ایک اور مسجد کی تعمیر نہایت ضروری ہے۔ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ نے اس مسجد کی ضرورت کے پیش نظر اس کی تعمیر کے لئے اہالیان ربوہ سے عموماً اور محلہ دارالرحمت شرقی کے باشندوں اور مالکان اراضی سے خصوصاً دس ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت عطا فرما دی ہے ——— لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ ربوہ کے مخیر اصحاب اور دارالرحمت شرقی کے سب احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لے کر زیادہ سے زیادہ رقوم ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ کے مطابق جنت میں اپنا گھر بنانے کا سامان کریں نیز اس مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی دعاؤں اور شکریہ کے حصہ دار بنیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

ایسے احباب جو دارالرحمت شرقی میں مکانات یا قطعات اراضی کے مالک نہیں لیکن ربوہ سے باہر رہائش رکھتے ہیں وہ چندہ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بحساب امانت مسجد دارالرحمت شرقی کھاتہ نمبر ۳۸-۴-۷/۵۴۷ داخل کروا کے خاکسار کو بھی اطلاع دیں۔

(خاکسار چوہدری محمد صدیق ایم اے، صدر محلہ دارالرحمت شرقی وصدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

سیالکوٹ کے محاذ پر ٹینکوں کی خوفناک لڑائی میں بھارت کے بکتر بند ڈویژن کی کمر ٹوٹ گئی

پاکستانی فوجوں نے دشمن کے مزید ۴۵ ٹینک تباہ کر کے اس کا شدید ترین حملہ بھی پسپا کر دیا

کھیم کرن کے علاقے میں دشمن کے ایک بڑے علاقہ پر مکمل قبضہ ساڑھے تین سو بھارتی فوجیوں نے لڑے بغیر ہتھیار ڈال دیئے

راولپنڈی ۱۳ ستمبر۔ کل سیالکوٹ سیکٹر میں بھارت کی تین ڈویژن فوج کو ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی ایک خوفناک لڑائی میں ناکامی اور ذلت آمیز شکست کا منہ دیکھنا پڑا ہے بھارتی فوجوں نے کل ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے زبردست حملہ کیا تھا اور اس جنگ میں دو ڈویژن دوسری فوج کے علاوہ ایک پورا بکتر بند ڈویژن بھی جھونک دیا تھا۔ لیکن پاکستان کی بہادر اور جانباز فوجوں نے ٹینکوں، بکتر بند دستوں، ٹینک شکن توپوں اور ہوائی جہازوں کی مدد سے دشمن پر بجلی کی طرح لپک کر اس کے اس حملہ کو پسپا کر دیا۔ ہمارے ٹینک شکن توپوں کے دستے اور ٹینک دشمن کی صفوں کو چیرتے ہوئے اندر تک گھس گئے اور اس بے جگری سے لڑے کہ دشمن کی صفوں کو الٹ کر رکھ دیا اور ان میں تباہی پھیلا دی۔

پاکستان کی ہوائی یلغار کی وجہ سے دشمن کو اتنا زبردست جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے کہ اس کے بکتر بند ڈویژن کی کمر ٹوٹ کر رہ گئی ہے موجودہ جنگ میں بھارتی فوج کا یہ حملہ سب سے بڑا حملہ تھا۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی اتنی بڑی جنگ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ پاکستانی فوج نے کل اس محاذ پر دشمن کے ۴۵ ٹینک تباہ کر دیئے ایک روز

پہلے اسی محاذ پر دشمن کے ۴۳ ٹینک تباہ کئے گئے تھے پاکستانی فوج مجموعی طور پر اب تک دشمن کے ۱۸۷ سے زیادہ ٹینک تباہ کر چکی ہے اس کے بالمقابل ہمارا بہت کم نقصان ہوا ہے ایک ہفتہ پہلے بھارت نے پاکستان پر تین طرف سے حملہ کیا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اس کی فوج چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مغربی پاکستان کے دارالحکومت لاہور پر قبضہ کر لے گی۔ اس کے اس مکروہ ارادے کو مٹی میں ملا دیا گیا ہے اور پوری سرحد پر اس

کی فوجوں کو خود اس کے علاقے میں دور تک دھکیل دیا گیا ہے اور اب اسے خود اپنے ہی علاقے میں دفاعی جنگ کرنی پڑ رہی ہے اب بھارت کا ایک خاص بڑا علاقہ جس میں کھیم کرن بھی شامل ہے پاکستانی فوجوں کے قبضہ میں ہے کھیم کرن کے علاقہ میں پاکستانی فوج دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے اور اسے مسلسل پیچھے ہٹا رہی ہے کل بھارتی فوج کے ایک لفٹیننٹ کرنل، سات دوسرے افسروں اور تین سو پچاس سپاہیوں نے

ایک گولی چلائے بغیر ہماری فوجوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ سب سکھ ہیں۔ یہ ہماری فوجوں کے عقب میں آ گھسے تھے انہوں نے کہا ہمیں پاکستان سے کوئی دشمنی نہیں ہے، اور نہ ہم پاکستان کے خلاف جنگ کرنا چاہتے تھے ہمیں لڑنے پر مجبور کیا گیا ہے اس لئے ہم لڑے بغیر ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

سلیمانکی کے علاقہ میں ہماری فوجوں نے بھارت کی بہت سی چوکیوں پر قبضہ کر کے ایک بڑے علاقہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ لاہور سیکٹر میں بھی ہماری فوجیں دشمن پر برابر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ اور اس نے ان کے تمام حملوں کو ناکام بنا دیا ہے

سندھ راجستھان سیکٹر میں بھارتی فوجوں کو ان کے علاقہ میں دھکیل دیا گیا ہے اور اب ہماری فوجیں بھاگتے ہوئے دشمن کا تعاقب کر رہی ہیں اسی طرح رام گڑھ جیسلمیر کے علاقہ میں بھی ہماری فوجوں نے دور تک دشمن کے علاقہ میں گھس کر اس کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا ہے دشمن نے خوفزدہ ہو کر اس علاقہ کی بہت سی چوکیاں از خود خالی کر دی ہیں۔ تمام محاذوں پر دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا ہے اور بہت سا گولہ بارود اور اسلحہ اور دوسرا جنگی سامان پاکستانی فوجوں کے ہاتھ آیا ہے۔

دنیا بھر کے دوست ممالک کی طرف سے پاکستان کو آدمیوں اور سامان کی پیشکش

ایران، ترکی اور انڈونیشیا میں پاکستان کی امداد کے لئے رضاکاروں کی بھرتی

راولپنڈی ۱۳ ستمبر۔ دنیا بھر کے دوست ممالک پاکستان کے خلاف بھارت کے جارحانہ حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان کو آدمیوں اور ضروری سامان کی پیشکش کر رہے ہیں ترکی ایران اور انڈونیشیا میں مختلف ادارے رضاکار بھرتی کر رہے ہیں تاکہ انہیں جنگی خدمات بجا لانے کے لئے پاکستان بھیجا جا سکے۔ ایران میں جن ڈاکٹروں وغیرہ نے اپنی خدمات پیش کی ہیں ان میں رضا شاہ ہسپتال کے سول سرجن بھی شامل ہیں۔

انڈونیشیا کی صحافیوں کی ایک انجمن نے صحافیوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے اخباروں میں پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملوں سے متعلق کوئی ایسی خبر شائع نہ کریں جو بھارت کے حق میں پراپیگنڈہ پر مشتمل ہو جس میں حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہو اور سراسر جھوٹ سے کام لے کر بھارت کی کامیابی کے تعلّی آمیز دعوے کئے گئے ہوں۔ انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کی ڈپٹی سپیکر نے کہا ہے کہ انڈونیشی عوام کو یقین ہے کہ پاکستانی عوام بھارت کے حملہ کو پسپا کرنے اور کشمیری عوام کو بھارتی سامراج سے آزاد کرانے میں کامیاب ہوں گے انہوں نے پاکستان پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر جناب چوہدری فضل الٰہی کے نام ایک خط بھی پاکستان اور انڈونیشیا میں بڑھتی ہوئی دوستی پر بہت خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

مشرقی پاکستان میں بھارت کا ایک اور فضائی حملہ

ڈھاکہ ۱۳ ستمبر۔ کل بھارت کی فضائیہ کے طیاروں نے پاکستان میں ضلع دیناج پور کے مقام شو گنج پر حملہ کیا بھارتی فضائیہ کا مشرقی پاکستان پر یہ تیسرا حملہ ہے گزشتہ منگل اور جمعہ کو بھارتی طیاروں نے لال منیر ہاٹ اور ٹھاکر گاؤں پر حملہ کیا تھا۔ اور ایک مسافر گاڑی کو بھی نشانہ بنایا تھا مشرقی پاکستان پر بھارتی طیاروں کی اندھا دھند بمباری کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بھارتی حملوں کا منہ توڑ جواب دینے میں وہاں کے عوام کا عزم اور زیادہ پختہ ہو گیا ہے صوبے بھر میں جلوس نکل رہے ہیں جن میں عوام اور

مجاہدین کشمیر نے ایک تھانے پر قبضہ کر کے اس پر پاکستانی پرچم لہرا دیا

ایک وادی کے پانچ سو باشندے مجاہدین کے ساتھ آ شامل ہوئے

مظفر آباد ۱۳ ستمبر۔ مجاہدین کشمیر نے پوری وادی میں اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں کل انہوں نے ایک تھانہ پر قبضہ کر کے اس پر پاکستانی پرچم لہرا دیا۔ تھانہ کے سپاہی مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے کل ایک فوجی قافلہ پر بھی حملہ کیا۔ اور اسے کافی نقصان پہنچایا۔ نیز انہوں نے بھارت کی ایک فوجی ٹولی پر بھی حملہ کیا جو دو افسروں اور آٹھ سپاہیوں پر مشتمل تھی وہ لوگ بعض اہم دستاویزات لے جا رہے تھے مجاہدین نے ان میں سے ایک افسر اور دو سپاہیوں کو ہلاک کر دیا باقی فرار ہو گئے اور بھاگتے وقت اپنی دستاویزات چھوڑ گئے۔ مجاہدین نے ان پر قبضہ کر لیا ان میں دو جنگی منصوبوں کے نقشے بھی شامل ہیں۔

گورکھا سپاہیوں کو پاکستان کے خلاف کام میں نہ لایا جائے

حکومت بھارت سے نیپال کا مطالبہ

کھٹمنڈو ۱۳ ستمبر۔ حکومت نیپال نے بھارتی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ گورکھا سپاہیوں سے پاکستان کے خلاف جنگ کرنے میں کسی قسم کی خدمت نہ لے یاد رہے بھارتی افواج میں پچاس ہزار کے قریب گورکھا سپاہی ہیں جو سب کے سب نیپال سے تعلق رکھتے ہیں۔

۴ طلباء بھارتی جارحیت کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ اور اس عزم کا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ وطن عزیز کے دفاع کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

قومی دفاعی فنڈ کا قیام بقیہ صفحہ اوّل

انہیں صحیح طریق پر استعمال کرنے کے لئے میں نے قومی دفاعی فنڈ قائم کیا ہے تمام بنکوں اور پوسٹ آفسوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ عوام کی طرف سے نقدی، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اور سیکیورٹیز کی شکل میں اس فنڈ کے لئے عطیات وصول کریں تمام رقوم اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو یا اکاؤنٹنٹ جنرل مشرقی یا مغربی پاکستان کے نام جمع کرائی جائیں۔

میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ نہایت فراخدلی سے بڑھ چڑھ کر اس فنڈ میں حصہ لیں یہ ایک ہمہ گیر جنگ ہے اس میں کوئی علیحدہ اور مخصوص محاذ نہیں ہوتا آپ سب دشمن کا مقابلہ کرنے میں صف اوّل میں کھڑے ہیں دلیری سے اپنا فرض ادا کریں اور اپنے آپ کو وطن کے حقیقی سپوتوں میں شمار کئے جانے کے قابل بنائیں